حافظ محمد اکبر شاہ بخاری تحصیل جام پور

مخدوم الاُمّت حضرۃ مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ

مخدوم الامت حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب امرتسریؒ کی جامع شخصیت محتاج تعارف نہیں، کون ہوگا جو اس یگانۂ روزگار ہستی اور ان کے فیوض و برکات سے واقف نہ ہو۔ وہ اس تاریک دور میں علم و عمل، اخلاق ہمت احسن صورت احسن سیرت اور علم ظاہری و باطنی کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ رشد و ہدایت کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، آخر وقت تک وعظ و تبلیغ اور درس و تدریس کے ذریعے حقیقت و معرفت کی شمعیں جلاتے رہے اور راہ طریقت و سلوک کے ذریعہ خلق اللہ کے تزکیۂ نفس اور باطنی اصلاح میں مصروف تھے، سینکڑوں علماء اور ہزارہا افراد آپ کے فیوض علمی و عملی سے سیراب ہوئے۔ اتباعِ سنت اور عظمتِ سلف کا خاص شغف تھا۔ حضرت حکیم الاُمّت مجدد ملّت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کے خلیفۂ اعظم اور صحیح معنوں میں عملی و علمی جانشین تھے۔ حضرت حکیم الامت سے حد درجہ عشق تھا، فنا فی الشیخ تھے، چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ:
"حضرت حکیم الامت کی کتابوں کے سوا کسی اور کتاب کو دیکھنے کی جرأت بھی نہیں رکھتا۔ (بزم اشرف کے چراغ)
اپنی وصیّت میں آپ نے اپنی اولاد کو نصیحت فرمائی کہ بہشتی زیور، جزا الاعمال، تعلیم الدین، مواعظ و ملفوظات، حضرت تھانویؒ مطالعہ میں رکھنا۔ (بزم اشرف کے چراغ ص ۱۴۷)
اسی طرح حضرت مفتی صاحب کے متعلق حضرت حکیم الامت کا ارشاد ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ نے فرمایا کہ حضرت تھانوی فرماتے تھے کہ مجھے دنیا سے جانے کا کوئی فکر و خیال نہیں جبکہ میرے بعد یہ دو موجود ہیں۔ احقر نے عرض کیا کہ وہ کون ہیں۔؟ فرمایا کہ "ایک تو مفتی محمد حسن ہیں" (بزم اشرف کے چراغ ص ۱۴۹)
آپ ضلع کیمل پور کے ایک موضع مل پور میں ایک نیک اور علمی خاندان میں پیدا ہوئے، آپ کے والد ماجد کا نام مولانا اللہ داد تھا۔ آپ بچپن ہی سے بڑے عاقل و متین تھے۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا نور احمد امرتسری، مولانا مفتی غلام مصطفیٰ قاسمیؒ اور حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ چنانچہ بعد فراغ درسیات آپ امرتسر ہی میں درس و تدریس میں مشغول ہوگئے، کم و بیش چالیس برس آپ نے خدمت تدریس انجام دی۔ آپ کے درس میں بے حد تاثیر تھی بڑے بڑے علماء اور مشاہیر وقت آپ کے حلقۂ درس میں شامل ہوتے تھے۔ ایک

مرتبہ مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہم نے امرتسر میں حضرت مفتی صاحب کے درس میں شرکت کی اس درس میں شرکت کے بعد اپنے تاثرات کو حضرت مفتی اعظم مدظلہ نے یوں بیان فرمایا۔

یہ عجوبہ بہ فیض و فضل مولانا حسن دیکھا
کہ امرتسر ہم نے آج اک تھانہ بھون دیکھا
دیا وہ درس قرآنی کہ آنکھیں کھول دیں جس نے
معارف ہائے قرآنی کا دریا موجزن دیکھا　　(احسن السوانح)

امرتسر میں آپ نے ایک دینی مدرسہ بھی قائم کیا تھا، اس مدرسہ نے تقریباً ۴ سال خدمت سرانجام دی۔ قیام پاکستان کے بعد لاہور میں نیلا گنبد کے علاقہ میں جامعہ اشرفیہ کے نام سے ۸ ذی قعدہ ۱۳۶۶ھ کو اس مدرسہ کی نشاط ثانیہ کا آغاز ہوا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے دارالعلوم دیوبند کو یہ شرف عطا کیا تھا کہ اس کا سنگ بنیاد جو مقدسین نے مل کر رکھا تھا اسی طرح حق تعالیٰ نے حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی کے نام اور حضرت مفتی صاحب کے خلوص برکت سے اس جامعہ کے سنگ بنیاد رکھتے وقت اہل اللہ کو جمع فرما دیا۔ اس وقت جو حضرات موجود تھے ان میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب، مولانا جلیل احمد شروانیؒ، مولانا شاہ مسیح اللہ خانؒ، مولانا خیر محمد جالندھریؒ، مولانا رسول خانؒ، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی شامل تھے۔ (احسن السوانح)

جب مختلف مکاتب فکر کے علماء کو کراچی مدعو کیا گیا تاکہ ایک ایسا دستور مملکت تیار کیا جاسکے جس پر علماء کا ہر فرقہ متفق ہو اور تین چار روز کے اندر اندر یہ دستور مکمل ہو جائے، اور خواجہ ناظم الدین صاحب وزیر اعظم نے بھی تبادلۂ خیال کرنا چاہا تو اس وقت ملک کے جید علماء میں سے جنہوں نے اس اجلاس میں شرکت کی اُن میں علامہ سید سلیمان ندوی، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا عبدالحق صاحب (اکوڑہ خٹک) مولانا شمس الحق افغانی، مولانا بدر عالم میرٹھی، مولانا محمد یوسف بنوری، مولانا حبیب اللہ جالندھری اور حضرت مفتی محمد حسن امرتسری نمایاں تھے۔ (ماخوذ احسن السوانح)

بہرحال حضرت مفتی محمد حسن قدس سرہٗ کی ذات اقدس جامع شریعت و طریقت تھی۔ آپ صبر و رضا کے پیکر تھے۔ حق گوئی آپ کا شیوہ تھا، صدق و صفا، رحمدلی، مہمان نوازی، غرباء پروری، اور خلوص و محبت، نیز ایک مرد مومن کی تمام صفات آپ میں موجود تھیں۔ حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی نے خوب فرمایا ہے ؎

اک علم کا عالم تھا، اک روح کی تھی دنیا
دونوں کی نفاست تھی اور مفتیٔ دیں تنہا

آپ کے ہم عصر علماء نے آپکو جس طرح خراجِ تحسین پیش کیا ہے ۔ اُن میں سے چند حضرات کے مختصر تاثرات پیش کئے جاتے ہیں تاکہ آپکی عظیم شخصیت کا اندازہ بخوبی ہو سکے ۔

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رح فرماتے ہیں : آہ اعلم و عرفان کا آفتاب تھا جو غروب ہو گیا ۔

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رح : حضرت مفتی صاحب حکیم الامت کے جانشین تھے ۔

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رح : مفتی صاحب کی وفات تمام عالمِ اسلام کے لئے عظیم حادثہ ہے ۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب : مفتی صاحب سے تھانہ بھون کی یاد تازہ تھی ۔

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب : مفتی صاحب دین کے عظیم ستون تھے ۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب ۔ اکوڑہ خٹک : مفتی صاحب ولی اللہ تھے ۔

■■

ٹیلیگرام ــــ یونس فین

نقالوں سے ہوشیار

Yunas FANS

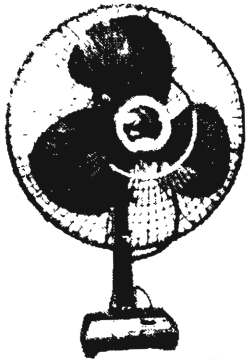

یونس پنکھے

سیلنگ ــــ ٹیبل ــــ پیڈسٹل

یونس پنکھے خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک دیکھ لیا کریں

یونس میٹل ورکس جی ٹی روڈ گجرات　فون 4823